Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

DESCRIPTION OF BATTLES IN THE BOOKS OF SEERAH OF MAULANA IDREES KANDHLVI AND PIR MUHAMMD KARAM SHAH AL-AZHARI: A COMPARTIVE STUDY

پیرمحمد کرم شاہ الازہری ؒ اورمولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی کتبِ سیرت میں غزوات و سرایا کا بیان:(ایک تقابلی و تجزیاتی مطالعہ)

محمد نواز[1],حافظ حامد علی اعوان[2]

ABSTRACT-Zia-u-Nabi and Seerat-e-Mustafa are to important books on the biography of the Holy Prophet)MPBUH(.The tow authors possess special status among Muslim scholars. They adopted distinguish style in their books and highlighted different aspects of seerah in scholarly way.The objective of this research paper is to present comparative anlysis of the abov two books. Pir Karam Shah has described the detail of 36 battles while Maulana Idrees Kandhlivi has shed light on 37 battles fought during the period of the Holy Prophet. The writing styles of two authors are different. Pir Karam Shah has described the events of battles in detail while Maulana Kandhlvi's narated them in abstract form. However, their writing styles are impressive and thought-provoking

Key words: Battles, impressive styles, abstract form
Paper recieved: 20.09.2017
Paper accepted: 11.12.2017
Online published : 01.01.2018

1. M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of .Southern Punjab **mnawaz12015l@gmail.com**
2. Lecturer, Department of Islamic Studies, , Bahauddin Zakariya .University,Multan **hafizhamidali@gmail.com** **03006387845.**

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

تعارف:

ضیاءالنبی اور سیرت مصطفیٰ دو اہم کتبِ سیرت ہیں۔ ان کے مصنفین بالترتیب پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ اور مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کو علماء میں نہایت بلند مرتبہ حاصل ہے۔ مذکورہ فاضل علماء نے سیرت النبیﷺ پر نہایت منفرد اسلوب اپنایا ہے اور سیرت کے بیشتر پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ مضمون ہٰذا میں ہم مذکورہ دو کتبِ سیرت میں نبیﷺ کےروانہ کردہ سرایا کا تقابلی جائزہ پیش کریں گے۔

ضیاء النبی کے مصنف پیر محمدکرم شاہ الازہریؒ نے سرایا کی تعداد چھتیس(۳۶)تحریر کی ہے جبکہ سیرت مصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ نے غزوات کی تعداد سینتیس(۳۷)تحریر کی ہے ۔دونوں مصنفین نے بہت اچھے انداز میں ان سرایا کو تحریر کیا ہے۔ ضیاء النبی کے مصنف پیر محمدکرم شاہ الازہریؒ نے ان سرایا میں وسیع ذخیرہ الفاظ فراہم کیا ہے ۔ہر پہلو کو بہت اچھے انداز میں تحریر کیا ہے۔اس کے بر عکس سیرت مصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ نےان کی نسبت کم مواد فراہم کیا ہے ۔ لیکن ان کا طرز تحریر بھی بہت اچھا ہے ۔واقعات دونوں مصنفین کے تقریباً ملتے جلتے ہیں ۔

۱۔سریہ حضرت حمزہؓ :

پیر کرم شاہ ؒ نے سن وقوع ہجرت کے سات مہینے بعد رمضان المبارک لکھا ہےکوئی واضح تاریخ نہیں لکھی۔اس سریہ میں ضیاء النبی کے مصنف پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ نے طبقات ابن سعد کا حوالہ دیا ہے ۔دونوں مصنفین نے واقعات ایک جیسے تحریر کیے ہیں(1)

جبکہ سیرت مصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒنے طبقات ابن سعد اور البدایہ ا ولنہایہ کا حوالہ دیا ہے اور سن وقوع ہجرت کے سات مہینے بعد رمضان المبارک ۱ہجری یا ربیع الاول ۲ہجری لکھا ہے ۔(2)

۲۔سریہ عبیدہ بن حارثؓ :

پیر کرم شاہ ؒ نے ہجرت کے آٹھ مہینہ بعد سن وقوع لکھا ہے ۔اس سریہ میں اسلامی لشکر کی تعداد ساٹھ بتائی گئی ہے پیر صاحب نے لکھاہے کہ اس سریہ میں مشرکین دم دبا کر مکہ واپس ہوئے۔پیر صاحب نے لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے سریہ عبیدہ کو پہلا اور سریہ حمزہ کو دوسرا قرار دیا ہے ۔اس سریہ میں حوالہ جات الامتاع الاسماع جلد ۱۔اور خاتم النبیین جلد ۲سے لیے گئے ہیں۔(3)

جبکہ مولانا ادریس کاندھلوی ؒنے اس کا سن وقوع ہجرت کے آٹھ ماہ بعد ماہ شوال ۱ ہجری لکھا ہے اور مجاہدین کی تعداد ساٹھ یا اسی لکھی ہے ۔ابو سفیان بن حرب یا عکرمہ بن ابو جہل یا مکرز بنحفص علی اختلاف الاقوال اس جماعت کے افسر تھے۔کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ دونوں سریے قریب قریب ہیں اس لیے اشتباہ ہو گیا ۔بعض نے سریہ حمزہ کو مقدم بتلایا ہے اور بعض نے سریہ عبیدہ کو پہلے بتلایا اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ صحیح ہے۔اس سریہ میں مولانا کاندھلوی ؒنے زرقانی جلد ۱۔کا حوالہ دیاہے ۔(4)

۳۔سریہ سعد بن ابی وقاصؓ:

پیر کرم شاہؒ نےسن وقوع ہجرت کے نو ماہ بعد ذی القعدہ کے مہینہ میں لکھا ہے۔اس سریہ میں علَم اٹھانے کی سعادت عمرو البہرانی کو نصیب ہوئی جو ابھی ابھی کفار کے لشکر سے مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہوا تھاپیر صاحب کے نزدیک یہ تینوں سریے ۲ ہجری میں واقع ہوئےلیکن محمد

بن عمر الواقدی نے ان تینوں سرایا کو ۱ ،ہجری سے وابستہ کیا ہے حافظ ابن کثیر نے واقدی کے قول کو ترجیح دی ہے اس میں حوالہ جات یاقوت حموی ،طبقات ابن سعد جلد۲، اور خاتم النبیین جلد ۲ ،سے دیئے گئےہیں -(5)

جبکہ مولانا ادریس کاندھلوی ؒنےسن وقوع ماہ ذی قعدہ ۱ ہجری لکھا ہےواقدی اور محمد ابن سعد کے نزدیک یہ تینوں سریے ۱ ہجری میں روانہ کیے گئے اور محمد بن اسحاق نے ان تینوں سریوں کو ۲ ہجری میں لکھا ہے -اور ابن ہشام نے بھی اپنی سیرت میں اسی کو اختیار کیا ہے کہ اول غزوہ ودان کا ذکر اور پھر سریہ عبیدہ بن الحارث اور پھر سریہ حمزہ کو ذکر کیا ۔لیکن مولانا کاندھلوی صاحب نے ابن قیم ،علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی کا اتباع کیا ۔اس سریہ میں حوالہ جات زاد المعاد جلد۲، اور ابن الاثیر جلد ۲ ،سے دیئے گئےہیں -(6)

۴۔سریہ عبد اللہ بن جحشؓ:

پیر محمد کرم شاہ اس سریہ کا سن وقوع ہجرت کے سترہ ماہ بعدرجب میں لکھتے ہیں -اس میں مہاجرین کی تعداد آٹھ(۸)یا بارہ(12)بتائی گئی ہے۔سرکار دو عالم نے حضرت عبد اللہ کو نجد یہ کی طرف جانے کا حکم دیا ۔دو آدمی ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔حضرت عکاشہ نے یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ ہم عمرہ ادا کرنے جا رہے ہیں اپنا سر منڈوا دیا۔حضورﷺ نے ان دو قیدیوں کو چالیس اوقیہ چاندی لے کر آزاد کر دیا۔یہ ساری تفصیلات امتاع الاسماع للمقریزیجلد ۱، سے ماخوذ ہیں-(7)جبکہ مولانا کاندھلوی صاحب غزوہ صفوان سے واپسی کے بعد ماہ رجب ۲ ،ہجری میں واقعہ لکھا ہے اس میں مجاہدین کی تعداد گیارہ اور امیر بارہویں ہیں ۔کاندھلوی صاحب نے حوالہ جات فتح الباری جلد ۱ ،عیون الاثر جلد ۱، زرقانی جلد ۱ ،سیرت ابن ہشام جلد۲ و حسن الصحابہ جلد ۱ ،سے دیئے ہیں -(8)

۵۔سریہ سالم بن عمیرؓ :

جب یہودیوں کے ساتھ مسلمانوں کے دوستی کے معاہدے ہو گئے پھر بھی یہودی مسلمانوں کو اذیتیں پہنچا کر حضورؐ کا دل دکھانے لگے ۔ایک بوڑھا یہودی جس کی عمر ایک سو بیس سال تھی ۔ابو عفک یہودی ہر وقت مسلمانوں کے خلاف شاعری کے ذریعے لوگوں کے دل میں مسلمانوں کی نفرت پیدا کرتا رہتا تھا حضورؐ کے کہنے پر حضرت عمیرؓنے اسے موت کے گھاٹ اتارا۔عصماء یہودن بھی ہر وقت مسلمانوں کے خلاف بکواس کرتی رہتی تھی اس کو بھی حضرت عمیر نے موت کے گھاٹ اتارا ۔اس سریہ میں حوالہ جات سیرت النبی از زینی دحلان جلد ۲ ،،حیات محمد ص ۲ ،سے دیئے گئے ہیں ۔اس سریہ کو سیرت مصطفیٰ کے مصنف نے تحریر ہی نہیں کیا۔(9)

۶۔ سریہ زید بن حارثہ:

یہ واقعہ جمادی الآخر ۳ہجری میں پیش آیا۔ ضیاء النبی کے مصنف پیر کرم شاہ ؒ الازہری اس سریہ میں تحریر کرتے ہیں کہ اس تجارتی قافلہ میں زیادہ تر سامان تجارت چاندی کی مصنوعات تھیں ،چاندی کے زیورات،چاندی کے ظروف اور دیگر اشیاء ۔واقعہ بدر کے بعد قریش مکہ مسلمانوں سے اس قدر مرعوب ہوئے اور خوف زدہ ہو گئے کہ ان کے چھیڑ چھاڑکے اندیشہ سے اپنا قدیم راستہ ہی چھوڑ دیا ۔بجائے شام کے راستہ کے عراق کا راستہ اختیار کیا۔اس کی مزید تفصیل باب چہارم میں لکھی جا چکی ہے ۔اس سریہ میں حوالہ حیاۃ سیدنا محمد ہیکل جلد ۱ ،و دیگر کتب سیرت سے دیا گیا ہے -(10)سیرت مصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس سریہ میں تحریر کیا ہے کہ

عیان قوم اور قافلہ والے سارے لوگ بھاگ گئے صرف فرات بن عیان عجلی کو گرفتار کر کے ہمراہ لائے جو مدینہ پہنچ کر مسلمان ہو گیادرج بالا باتوں کا ذکر سیرت مصطفیٰ کے مصنف نے نہیں کیا جبکہ درج ذیل باتو ں کا ذکر ضیاء النبی کے مصنف نے نہیں کیادیگر واقعات دونوں مصنفین کے ملتے جلتے ہیں۔اس غزوہ میں کاندھلوی صاحب نے حوالہ جات طبقات ابن سعد جلد۲، زرقانی جلد ۲ سے دیئے ہیں (11)

۷۔سریہ ابی سلمہؓ:

یہ سریہ ۴ہجری میں پیش آیا ۔پیر محمد کرم شاہؒ لکھتے ہیں مسلمان کثیر تعداد میں اونٹ اور بھیڑ بکریاں لے کر آئے ۔جس شخص نے حضورؐ کو بنی اسد کے برے ارادوں کے بارے میں آگاہ کیا تھا پھر لشکر اسلام کی رہنمائی کی تھی حضورؐ نے اسے انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا ۔ابی سلمہ غزوہ احد میں زخمی ہو گئے تھے جب ان کو اس سریہ کا امیر بنا کر بھیجا گیا تو طویل سفر کی وجہ سے زخم دوبارہ تازہ ہو گئے اور ابی سلمہ ۲۶ جمادی الاول کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔اس سریہ میں حوالہ امتاع الاسماع جلد ۱، سے دیا گیا ہے۔(12)

جبکہ مولانا ادریس کاندھلوی ؒنے اس کا سن وقوع یکم محرم الحرام ۴ہجری لکھا ہے ۔ضیاء النبی کے مصنف نے اس میں مہینہ یعنی محرم الحرام کو تحریر نہیں کیا۔درج بالا باتوں کا ذکرکاندھلوی صاحب نے نہیں کیا جبکہ درج ذیل باتوں کا ذکرپیر کرم شاہ صاحب نے نہیں کیا۔ مال غنیمت تقسیم ہوا تو ہر شخص کے حصہ میں سات سات اونٹ اور بکریاں آئیں ۔اس سریہ میں کاندھلویؒ نے حوالہ جات البدایہ والنہایہ جلد ۴ سے دیا ہے ۔(13)

۸۔سریہ عبداللہ بن انیسؓ :

سیرت مصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس سریہ کو تحریر کیا ہے جبکہ اس سریہ کو ضیاء النبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےتحریر ہی نہیں کیا۔یوم دو شنبہ ۵محرم الحرام کو آپؐ کو یہ اطلاع ملی کہ خالد بن سفیان ہذلی دلحیانی آپ سے جنگ کرنے کے لیے لشکر جمع کر رہا ہے۔آپؐ نے عبداللہ بن انیس انصاری کو اس کے قتل کے لیے روانہ فرمایا۔عبداللہ بن انیس اسے جا کر ملے اور لطائف الحیل سے موقع پا کر اس کو قتل کیا اور سر لے کر ایک غار میں جا چھپے۔مکڑی نے آکر جالا تان دیا۔بعد میں جو لوگ تلاش میں گئے وہ مکڑی کا جالا دیکھ کر واپس ہو گئے ۔بعد ازاں حضرت عبداللہ اس غار سے نکلے شب کو چلتے اور دن کو چھپ جاتے۔اس طرح ۲۳محرم کو مدینہ پہنچے اور خالد کا سر آپ کے سامنے رکھ دیا۔آپ بہت مسرور ہوئے اور ایک عصا انعام میں دیا اور یہ ارشاد فرمایا:"اس عصا کو پکڑ کر جنت میں چلنا جنت میں عصا لے کر چلنے والا کوئی شاذ و نادر ہی ہو گا"۔اس کی مزید تفصیل باب چہارم میں لکھی جا چکی ہے - اس میں حوالہ جات الطبقات الکبریٰ ابن سعد جلد۲ ،زرقانی جلد ۲ ،زاد المعاد جلد ۲ سے دیئے گئے ہیں ۔(14)

۹۔سریۃ القرّا یعنی قصہ بئر معو نہ:

سیرت مصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس سریہ کو تحریر کیا ہے جبکہاس سریہ کو ضیاء
النبی کےمصنف پیر کرم شاہؒ نےتحریر ہی نہیں کیاواقعہ کچھ اس طرح ہےاسی ماہ صفر میں دوسرا واقعہ پیش آیا کہ عامر بن مالک ابو براء آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہدیہ پیش کیا لیکن آپ نے

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

قبول نہیں فرمایااور ابو براء کو اسلام کی دعوت دی لیکن ابو براء نے نہ تو اسلام کی دعوت قبول کی اور نہ روکا بلکہ یہ کہا کہ اگر آپ چند اصحاب اہلِ نجد کی طرف دعوت اسلام کی غرض سے روانہ فرمائیں تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس دعوت کو قبول کریں گے۔آپؐ نے فرمایا مجھے اہلِ نجد کی طرف سے اندیشہ اور خطرہ ہے۔ابو براء نے کہا میں ضامن ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے ستر صحابہ کو جو قرّاء کہلاتے تھے اس کے ہمراہ روانہ کر دیے۔منذر بن عمرو ساعدیؓ ان کا امیر مقرر فرمایا۔اس کی تفصیل باب چہارم میں لکھی جا چکی ہے۔ اس سریہ میں حوالہ جات زرقانی جلد ۲ ،اور خصائص الکبریٰ جلد ۱ ،سے دیئے گئے ہیں ۔(15)

۱۰۔سریہ محمد بن مسلمہؓ الاشہلی:

اس سریہ میں ضیاء النبی اور سیرۃالمصطفیٰ میں واقعات ایک جیسے ہیں پیر کرم شاہ ؒ نے محمد بن مسلمہ الاشہلی لکھا ہے جبکہ مولانا ادریس کاندھلویؒ نے محمد بن مسلمہ انصاری بسوئے قُرطاءلکھا ہے پیر کرم شاہؒ نے حوالہ جات تاریخ الخمیس جلد۲، اور عیون الاثر جلد ۲،سے دیئے ہیں(16)

جبکہ کاندھلوی صاحب نے حوالہ جات زرقانی جلد۲، اور طبقات ابن سعد جلد ۲،سے دیئے ہیں ۔(17)

۱۱۔سریہ عکاشہ بن محصن الاسدی :

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس سریہ میں مال غنیمت کے جانوروں کی تعداد نہیں بتائی ۔جبکہ سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے مال غنیمت کے جانوروں کی تعداد دو سو اونٹ لکھے ہیں ۔(18)

دونوں مصنفین نے واقعات ایک جیسے لکھے ہیں لیکن سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےحوالہ جات طبقات ابن سعد جلد دوم سے لیے ہیں (19)

۱۲۔سریہ محمد بن مسلمہؓ:

اس سریہ میں دونوں مصنفین نے ایک جیسے واقعات لکھے ہیں۔ سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے کسی حوالے کا ذکر نہیں کیا ۔لیکن ضیاء النبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے اس سریہ میں حوالہ امتاع الاسماع جلد ۱ ،سے دیا ہے ۔(20)

۱۳۔ سریہ ابی عبیدہ بن الجراحؓ:

اس سریہ کو پیر کرم شاہؒ نے پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کا سن وقوع ربیع الاول ۶ ہجری لکھا ہے۔جبکہ اس سریہ میں سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےسن وقوع نہیں لکھا اور بغیر کسی حوالہ کے بہت مختصر لکھا ہے ۔پیر صاحب لکھتے ہیں کہ بنو محارب ،بنو ثعلبہ اور انمار تینوں قبائل مسلمانوں کی ایک چراگاہ ھیفاء پر حملہ کرنا چاہتے تھے ان کے اس ارادے کی اطلاع جب حضورؐ کو ہوئی تو آپؐ نے چالیس مجاہدین کے ہمراہ حضرت ابو عبیدہ کی قیادت میں لشکر روانہ کیا ۔کفار کو اسلامی لشکر کی آمد کا پتہ چل گیااور وہ بھاگ گئے ۔محمد بن مسلمہ کا انتقام لینے کے لیے اس سریہ کو بھیجا گیا ۔پیر صاحب نے حوالہ امتاع الاسماع جلد ا ،سے دیاہے (21)

۱۴۔سریہ زید بن حارثہؓ،سریہ عیص:

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

اس سریہ کو ضیاء النبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے لیکن اس میں سن وقوع کی وضاحت نہیں کی ۔یہ اطلاع ملی کہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ عراق کے راستہ سے شام جا رہا ہے اور اس کے پاس بڑا سازوسامان ہے اور چاندی کی کافی مقدار بھی ۔فرات بن حیان العجلی اس قافلہ کا راہبر ہے۔رحمتِ عالمؐ نے حضرت زید بن حارثہ کو ایک سو ستر سواروں کا امیر بنا کر اس قافلہ پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا۔ابو العاص بن ربیعحضورؐ کی صاحبزادی حضرت زینب کے شوہر اور مغیرہ بن معاویہ بن العاص گرفتار کر لیے گئےاورسارے سامان پر قبضہ کر لیا گیا۔ابو العاص نے حضرت زینب سے پناہ مانگی آپ نے اس کو پناہ دے دی۔سرور عالمؐ نے بھی اس پناہ کو قبول فرما لیا۔سارا مال بھی واپس کر دیا گیا۔یہی حسن خلق ابو العاص کے ایمان کا سبب بن گیا۔پیر صاحب نےاس میں کسی حوالہ کا ذکر نہیں کیا ۔(22)اس سریہ کومولانا کاندھلویؒ نے سریہ عیص کا نام دیا ہے ۔حضورؐ نے ایک سو ستر سواروں کے ہمراہ حضرت زید بن حارثہ کومقام عیص کی طرف روانہ کیا۔یہ مقام مدینہ سے چار دن کے فاصلہ پر ہے۔ساحل کے قریب واقع ہے ۔کاندھلوی صاحب نے طبقات ابن سعدجلد دوم سے اس سریہ میں حوالہ دیا ہے۔(23)

۱۵سریہ وادی القریٰ:

اس سریہ کو سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے تحریر کیا ہے لیکن اس سریہ کو ضیاء النبیؐ کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےتحریر نہیں کیا ۔ماہ رجب میں زید بن حارثہ کو بنی فزارہ کی سرکوبی کے لیے رسول اللہﷺنے وادی القریٰ کی جانب روانہ فرمایا ۔چند مسلمان شہید ہوئے اور زید بن حارثہ زخمی ہوئے(24)

۱۶سریہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ،دومۃ الجندل:

اس سریہ کو ضیاء النبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےسریہ عبد الرحمٰن بن عوف کا نام دیا ہے ۔دونوں مصنفین نے ایک ہی طرح کا واقعہ لکھا ہے ۔پیر کرم شاہؒ نے احمد بن زینی دحلان "السیرۃ النبویہ" جلد ۲، سے اس کا حوالہ دیا ہے۔(25)جبکہ کاندھلوی صاحب نے اس سریہ کو سریہ دومۃ الجندل کا نام دیا ہے۔ زرقانی جلد ۲،سے اس کا حوالہ دیا ہے ۔(26)

۱۷۔سریہ زید بن حارثہؓ،سریہ جموم :

اس سریہ کو ضیاء النبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےسریہ زید بن حارثہ کا نام دیا ہے اور جس عورت نے بنی سلیم کی جائے رہائش کی طرف رہنمائی کی ،اس کا نام حلیمہ تھا۔اس سریہ میں بہت سے لوگوں کو قیدی بنا لیا گیا تھا جن میں حلیمہ کا شوہر بھی تھا ۔حضورﷺ نے حلیمہ اور اسکی وجہ سے اس کےخاوند کو بھی آزاد کر دیا ۔ (27)

اس سریہ کو سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےسریہ جموم کا نام دیا ہے ۔مولانا کاندھلوی صاحب نے صرف ایک عورت کا لفظ لکھا ہے اس عورت کا نام نہیں لکھا ۔مصنف نے اس سریہ کا حوالہ طبقات ابن سعد جلد دوم سے دیا ہے (28)

۱۸۔سریہ زید بن ثابت طُرف کی جانب ،سریہ طَرف:

اس سریہ کو ضیاء النبیؐ کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےسریہزید بن ثابت طُرف کی جانب لکھا ہے اور ایک بستی کو طُرف کا نام دیا ہےاور وہاں ایک چشمہ ہے جہاں بنو ثعلبہ سکونت پزیر تھے ۔اور اس کو کسی حوالے کے بغیر لکھا ہے۔(29)اس سریہ کو مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےسریہ طَرِف

کا نام دیا ہے ۔مصنف رقمطراز ہے کہ طَرِف ایک چشمہ کا نام ہے ۔کاندھلوی صاحب نے اس سریہ میں حوالہ طبقات ابن سعد جلد دوم سے دیا ہے ۔(30)

۱۹۔سریہ حسمیٰ:

اس سریہ کو مولانا کاندھلویؒ نےسریہ حسمیٰ کا نام دیا ہے جبکہ پیر کرم شاہؒ نے اس سریہ کو تحریر ہی نہیں کیا۔دحیہ کلبیؓ،حضورؐ کا نامہ لے کر قیصر روم کے پاس گئے تھے۔وہاں سے واپس آ رہے تھے قیصر کے دیے ہوئے ہدایات اور تحائف آپ کے ہمراہ تھے ۔جب حسمیٰ کے قریب پہنچے تو ہنید جذامی نے قبیلہ جذام کے چند آدمیوں کو لے کر ڈاکہ مارا۔صرف ایک پرانی اور بوسیدہ چادر چھوڑ دی باقی کپڑے اور سامان سب چھین لیا۔رفاعہ بن زید جُذامی (جو مسلمان ہو چکے تھے)جب ان کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ چند مسلمانوں کو اپنے ہمراہ لے کر پہنچے اور ہنید سے وہ سارا سامان چھین کر دحیہ کو واپس دلایا،دحیہ مدینہ پہنچے۔اور آنحضرتﷺ کو اطلاع کی ۔آپؐ نے پانچ سو صحابہ کو زید بن حارثہ کی سرکردگی میں حسمیٰ کی طرف روانہ فرمایا۔یہ لوگ رات کو چلتے اور دن کو چھپ جاتے ،صبح کو پہنچتے ہی ایک دم ان پر چھاپہ مارا۔ہنید اور اس کے بیٹے کوقتل کیا۔سو عورتیں اور بچے گرفتار ہوئے۔اس کاحوالہ طبقات ابن سعد جلد ۲ کا ہے۔(31)

۲۰۔سریہ کرز بن جابر ؓفہری سوئے عُرَینِیں:

دونوں مصنفین نے اس سریہ میں ایک ہی طرح کا واقعہ بیان کیا ہے اس سریہ کو پیر کرم شاہؒ نےسریہ کرز بن جابر کے نام سے لکھا ہے اور اس میں حوالہ جات طبقات ابن سعد اور صحیح بخاری سے دیئے گئے ہیں۔(32)جبکہ اس سریہ کو سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےسریہ کرز بن جابر فہری سوئے عرینیں لکھا ہے۔اس میں حوالہ زرقانی جلد دوم سے دیا گیا ہے۔(33)

۲۱۔سریہ سیّدنا علی مرتضیٰؓ،سریہ فدک:

اس سریہ کو ضیاء النبیؐ کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےسریہ کرز بن جابر لکھا ہے اور بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے ۔اس سریہ میں واقعہ کو دونوں مصنفین نےایک جیسا لکھا ہے۔پیر کرم شاہؒ اس سریہ میں لکھتے ہیں کہ فدک اور خیبر کے درمیان غمج نامی چشمہ پر لشکر اسلامی کو ایک آمی ملا ۔جب اس پر تشدد کیا تو اس نے بتایا کہ وہ بنو سعد کا جاسوس ہے جب اس نے امان مانگی تو امان دینے پر اس نے سب کچھ بتا دیا ۔مصنف نے اس میں حوالہ جات احمد بن زینی دحلان ''السیرٰ النبویہ جلد۲'' ،امتاع الاسماع جلد ۱،،عیون الاثر جلد ۲ ،سے دیے ہیں۔(34)

اس سریہ کو سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےسریہ فدک کا نام دیا ہے ۔اور مختصر مگر جامع انداز میں لکھا ہے ۔اور لکھا ہے کہ بنو سعد کا ایک جاسوس ملا امان دینے پر اس نے سب کچھ بتا دیا۔مصنف نے اس میں حوالہ طبقات ابن سعد جلد دوم سے دیا ہے ۔(35)

۲۲۔سریہ زید بن حارثہؓ ام قرفہ کی طرف،سریہ ام قرفہ:

اس سریہ کو ضیاء النبیؐ کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےسریہ زید بن حارثہ ام قرفہ کی طرف،لکھا ہے۔اس سریہ کو پیر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ اس کے گھر میں ہر وقت پچاس تلواریں آویزاں رہتی تھیں۔پچاس مردان شمشیر زن ہر وقت موجود رہتے تھے۔بارگاہ رسالت میں دشنام

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

طرازی سے بھی باز نہ آتی تھی۔ایک مرتبہ اس نے اپنے تینوں بیٹوں اور پوتوں کا ایک دستہ تیار کیا اور انہیں کہا کہ مدینہ پر چڑھائی کرو اور حضورؐ کو قتل کر دو۔اس لیے مسلمانوں نے اس فتانہ کو کیفر کردار تک پہنچایا۔مصنف نے اس میں حوالہ جات احمد بن زینی دحلان "السیرٰ النبویہ "جلد دوم،امتاع الاسماع جلد اول اور تاریخ الخمیس جلد دوم سے لیے ہیں۔(36)

اس سریہ کو سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےسریہ ام قرفہ کا نام دیا ہے ۔اس واقعہ کو دونوں مصنفین نے ایک جیسا لکھا ہے سیرت مصطفیٰ کے مصنف نے بہت اختصار کے ساتھ مگر جامع انداز میں لکھا ہے۔مولانا کاندھلوی صاحب نے اس میں حوالہ زرقانی جلد دوم سے دیا ہے (37)

<u>۲۳۔بعث عمرو بن امیہ ضمری:</u>

اس سریہ کو سیرت مصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے سریہ تحریر کیا ہےجبکہ ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے اس سریہ کو تحریر ہی نہیں کیا۔ابو سفیان بن حرب نے ایک روز قریش کے بھرے مجمع میں یہ کہا کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جو جا کر محمد کو قتل کر آئے۔ان کے ہاں کوئی پہرہ نہیں محمدؐ بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں ایک اعرابی نے کہا کہ میں اس کا م میں بڑا ماہر ہوں ۔اگر تم میری مدد کرو تو میں اس کام کو کر آؤں۔ابو سفیان نے اس کو ایک اونٹنی دی اور خرچ دیا اور امداد کا وعدہ کیا ۔وہ اعرابی ایک خنجر کرلے کر مدینہ روانہ ہوا۔ حضور اس وقت مسجد بنی عبدالاشہل میں تشریف فرما تھے۔اس اعرابی کو سامنے سے آتے دیکھ کر فرمایا یہ کسی فاسد نیت سے آرہا ہے۔اس کی مزید تفصیل باب میں لکھی جا چکی ہے۔اس میں حوالہ زرقانی جلد ۲سے دیا گیا ہے۔(38)

<u>۲۴۔سریہ عبداللہ بن عتیک برائے قتل ابی رافع بن حقیق یہودی:</u>

اس سریہ کو ضیاء النبیؐ کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےسریہ کا نام ہی نہیں دیا ہےجبکہ اس سریہ کو سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف کاندھلویؒ نےسریہ کانام دیا ہے لیکن تفصیل نہیں لکھی صرف اتنا لکھا ہے کہ اس واقعہ کا ذکر ۳ہجری کے واقعات میں ہو چکا ہے ۔اس سریہ کو انہوں نے زرقانی جلد دوم کے حوالہ سے لکھا ہے۔(39)

<u>۲۵۔سریہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ:</u>

یہ سریہ ۷ہجری میں پیش آیااس سریہ کو ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے لکھا ہے جبکہ اس سریہ کو سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےسریہ لکھا ہی نہیں ہے صرف اتنا لکھا ہے کہ ۷ہجری میں کچھ چھوٹے چھوٹے سریے بھیجے گئے جو کامیاب لوٹے پیر محمد کرم شاہ نے امام احمد بن حنبل نے کے واسطہ سے روایت کیا ہے ۔سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ نبی کریم ؐ نے ایک دستہ حضرت ابو بکر صدیق کی قیادت میں بنو فزارہ کی گوشمالی کے لیے روانہ فرمایا۔میں بھی اس دستہ میں شامل تھا۔جب ہم بنو فزارہ کے چشمہ پر پہنچے تو رات ہو گئی تھی۔حضرت صدیق اکبر نے ہمیں وہاں رات گزارنے کی اجازت دی ۔ہم رات بھر سوتے رہے۔نماز فجر کے بعد صبح آپ نے ہمیں دشمن پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔دشمن کے جو آدمی ہمارے قابو میں آئےہم نے ان کو قتل کر دیا ۔ان میں بنو فزارہ کی ایک عورت تھی اس کے ساتھ اس کی ایک نوجوان بیٹی تھی جو بڑی خوش شکل تھی۔سرکار دوعالمؐ نے وہ لڑکی مکہ بھیجی اور اسے بطور فدیہ دے کر جو غریب اور کمزور

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

مسلمان مرد اور عورتیں کفار مکہ کے قبضہ میں تھیں انہیں رہا کرا لیا۔اس میں حوالہ جات ابن کثیر "السیرۃ النبویہ" جلد سوم،دلائل النبوۃ و معرفہ احوال اصحاب الشریعہ،بیروت دارالکتب الاسلامیہ ،جلد چہارم سے دیے گئے ہیں (40)

۲۶۔سریہ فاروق اعظمؓ:

یہ سریہ ۷ہجری میں پیش آیا۔اس سریہ کو پیر کرم شاہؒ نے لکھا ہے جبکہ اس سریہ کو سیرت مصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےسریہ لکھا ہی نہیں ہے صرف اتنا لکھا ہے کہ ۷ہجری میں کچھ چھوٹے چھوٹے سریے بھیجے گئے جو کامیاب لوٹے۔نبی مکرمؐ نے حضرت عمرؓ کوتیس سواروں کے ساتھ ایک دستہ کا قائد بنا کر بنو ہوازن کی ایک شاخ بنو نضیر بن معاویہ اور بنو چشم بن بکرہ جو تربہ کے موضع میں رہائش پزیر تھے(یہ ایک بستی ہے جو مکہ مکرمہ سے چار رات کے فاصلہ پر اس راستہ پر واقع ہے جو صنعاء اور نجران کی طرف جاتا ہے)کی فتنہ انگیزیوں پر قابو پانے کے لیےروانہ فرمایااور بنی ہلال کے ایک شخص کو ان کا دلیل راہ مقرر فرمایا۔چنانچہ وہ پہلے ہی وہاں سے بھاگ گئے اور میدان خالی چھوڑ گئے۔کسی نے عرض کی کہ خشعم قبیلہ یہاں سے قریب ہے کیا یہ مناسب نہیں کہ ان کی اصلاح کے لیے ان کے خلاف کاروائی کی جائے ۔آپ نے فرمایا مجھے میرے رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ بنو ہوازن پر حملہ کروں ۔کسی دوسرے قبیلہ پر حملہ کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا تھا ۔میں سرکار کے حکم کے بغیر کسی پر حملہ نہیں کر سکتا ۔چنانچہ آپ بخیریت واپس تشریف لائے۔اس سریہ میں حوالہ جات ابن کثیر "السیرۃ النبویہ" جلد سوم،دلائل النبوۃ و معرفہ احوال اصحاب الشریعہ،بیروت دارالکتب الاسلامیہ ،جلد چہارم سے دیے گئے ہیں ۔(41)

۲۷۔سریہ عبداللہ بن رواحہؓ:

یہ سریہ ۷ہجری میں پیش آیا ۔اس سریہ میں ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےلکھا ہے کہ یسیر بن رزام نے جب حضرت عبداللہ سے تلوار چھیننا چاہی تو عبداللہ ؓنے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی ساتھیوں نے بھی اپنی سواریوں کو تیز تیز دوڑایالیکن حضرت عبداللہ نے موقع پا کر اس کی ران کاٹ دی ۔تمام مجاہدین نے اپنے پیچھے بیٹھے ہوئے تمام یہودیوں کو قتل کر دیا سوائے ایک کے وہ بھاگ گیا۔حوالہ جات دلائل النبوۃ و معرفہ احوال اصحاب الشریعہ،بیروت دارالکتب الاسلامیہ ،جلد چہارم سے دیے گئے ہیں۔(42)

اس سریہ کو مولانا کاندھلویؒ نےمختصر مگر جامع انداز میں لکھا ہے اس سریہ میں پیر کرم شاہ نے یسیر بن رزام جبکہ مولانا کاندھلوی نے اسیر بن رزام لکھا ہےلکھتے ہیں کہ اسیر بن رزام نے جب تیسری بار تلوار چھیننا چاہی تو طرفین سے جنگ چھڑ گئی۔ایک یہودی کے علاوہ تمام قتل کر دیے گئے۔حوالہ جات کا ذکر نہیں کیا گیا ۔(43)

۲۸۔سریہ بشیر بن سعد الانصاریؓ:

یہ سریہ ۷ہجری میں پیش آیا۔اس سریہ میں ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےلکھاہےسرکار دو عالمؐ نے تیس سواروں کا ایک دستہ قبیلہ بنی مرہ کی گوشمالی کے لیے بھیجا۔جنگ چھڑ گئی تمام مجاہدین کو شہید کردیا گیا۔بشیر بن سعد جان بچا کر مدینہ منورہ پہنچے۔کاندھلوی صاحب نے اس سریے کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ حوالہ ابن کثیر "ا لسیرت النبویہ" جلد سوم سے دیا گیا ہے۔(44)

۲۹۔سریہ غالب بن عبداللہ اللیثیؓ اول:

یہ سریہ ۷ہجری میں پیش آیا۔اس سریہ کو ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےلکھاہے لیکن سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےنہیں لکھا ۔پیر صاحب لکھتے ہیں اسی سال ماہ رمضان میں نبی کریمؐ نے غالب بن عبداللہ اللیثی کو ایک سو تیس مجاہدین کے ایک دستہ کا امیر بنا کر روانہ کیاتاکہ جانب نجد مدینہ طیبہ سے آٹھ برید کے فاصلہ اہل ِ منیعہ پر حملہ کریں اور ان کی سرکوبی کریں ۔ان مجاہدین نے ان کے مرکز منیعہ میں پہنچ کر ان پر یلغار کی ۔جو سامنے آیا اس کو تہ تیغ کردیا اور کثیر تعداد میں بھیڑ اور بکریاں ہانک کر لے آئے۔حوالہ محمد رضا‘‘محمد رسول اللہ ’’ص۲۸۵سے دیا گیاہے ۔(45)

۳۰۔سریہ غالب بن عبداللہ اللیثیؓ دوم :

سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس سریہ کو تحریر کیا ہے جبکہ ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےاسے تحریر نہیں کیاہے۔ ماہ صفر ۸ہجری میں رسول اللہﷺ نے غالب بن عبداللہ لیثی کو مقام کدید کی جانب بنی الملوح پر حملہ کرنے کے لیے ایک جماعت کے ساتھ روانہ فرمایا ۔ان لوگوں نے وہاں پہنچ کر شب خون مارا اور ان کے اُونٹ پکڑ کر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے۔بنی الملوح کی ایک جماعت مسلمانوں کے تعاقب میں دوڑی۔اسی وقت من جانب اللہ اتنی زور کی بارش ہوئی کہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ایک وادی حائل تھی وہ پانی سے بھر گئی اور وہ لوگ مسلمانوں تک نہ پہنچ سکے ۔اسی طرح مسلمان صحیح و سالم مدینہ منورہ پہنچے۔اس سریہ میں حوالہ زرقانی جلد ۲ سے دیا گیا ہے۔(46)

۳۱۔بشیربن سعد کی زیر قیادت دوسرا سریہ:

یہ سریہ ۷ہجری میں پیش آیا۔اس سریہ کوضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےلکھاہےلیکن سیرت مصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےنہیں لکھا اس کا ذکر باب چہارم میں تفصیلاً کر دیا گیا ہے۔حوالہ امتاع الاسماع ص،۲۵۳سے دیا گیا ہے۔(47)

۳۲۔سریہ ابی حدرد الاسلمیؓ:

یہ سریہ ۷ہجری میں پیش آیا۔اس سریہ کوضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےلکھاہےلیکن سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےنہیں لکھا اس کا ذکر باب چہارم میں تفصیلاً کر دیا گیا ہے۔اس سریہ میں حوالہ الامام البیہقی،‘‘ السنن’’جلد ۴ سے دیا گیا ہے۔(48)

۳۳۔سریہ حضرت عبداللہ بن حذافہ السہمیؓ:

یہ سریہ ۷ہجری میں پیش آیا۔اس سریہ کوضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےلکھاہےلیکن سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےنہیں لکھا اس کا ذکر باب چہارم میں تفصیلاً کر دیا گیا ہے۔اس سریہ میں حوالہ جات ابن کثیر ‘‘السیرۃ النبویہ’’جلد ۳ اور‘‘ دلائل النبوۃ’’جلد۴سے دیے گئے ہیں ۔(49)

۳۴۔ سریہ بنی غطفان:

یہ سریہ ۷ہجری میں پیش آیا۔اس سریہ کوضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نےلکھاہےلیکن سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےنہیں لکھا اس کا ذکر باب چہارم میں تفصیلاً کر دیا گیا ہے۔اس سریہ میں حوالہ‘‘سبل الہدیٰ جلد ۵سے دیا گیا ہے۔(50)

۳۵۔سریہ عمرو بن العاص سریہ ذات السلاسل:

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

یہ سریہ ۸ہجری کو پیش آیا۔اس سریہ کو ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے ۔اس سریہ میں دونوں مصنفین نےاپنے اپنے انداز میں لکھا ہے۔پیر صاحب لکھتے ہیں کہ جاڑے کا موسم تھا اور کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی مجاہدین نے سردی سے بچاؤ کے لیے آگ جلا کر اسے تاپنا چاہا لیکن حضرت عمرو بن العاص نے انہیں آگ جلانے سے روک دیا۔جب دشمن بھاگ گیا تو مجاہدین نے تعاقب کرنا چاہا لیکن حضرت عمروؓ نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا۔ان تمام باتوں کا ذکر سیرت مصطفیٰ کے مصنف نے نہیں کیا ۔اس سریہ میں حوالہ جات احمد بن زینی "السیرۃ النبویہ"جلد،۲۔علامہ بلاذری "انساب الاشراف"جلد،۱سے لیے گئے ہیں ۔(51)

جبکہ سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےمذکورہ با لا باتوں کا ذکر نہیں کیا۔دیگر واقعات دونوں مصنفین کے ملتے جلتے ہیں ۔اس سریہ میں سیرت مصطفیٰ میں حوالہ جات البدایہ والنہایہ جلد ۴اور زرقانی جلد ۲سے دیئے گئے ہیں ۔(52)

۳۶۔سریہ ابو عبیدہ بن جراح،سریہ ابو عبیدہ بسوئے سیف البحر:

یہ سریہ ۸ہجری کو پیش آیا۔اس سریہ کو ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے ۔اس سریہ میں دونوں مصنفین نےاپنے اپنے انداز میں لکھا ہے۔دیگر واقعات دونوں مصنفین نے ایک جیسے لکھے ہیں لیکن ایک واقعہ جو پیر صاحب نے لکھا ہے وہ یوں ہے کہ اس سریہ میں ان مجاہدین میں بنو خزرج کے رئیس سعد بن عبادہ کے فرزند قیس بھی شامل تھے۔انہوں نے جہینہ قبیلے کے ایک آدمی سے معاہدہ کیا کہ وہ مجھے یہاں اُونٹ دے دے میں اسے مدینہ جا کر کھجوریں دوں گا۔فی اونٹ ایک وسق کھجور اس کی قیمت طے ہوئی۔چنانچہ چند مہاجر اور انصار اس سودے کے گواہ مقرر ہوئے لیکن حضرت عمرؓ نے گواہ بننے سے انکار کر دیا ۔اس سریہ میں حوالہ جات " سبل الہدیٰ"جلد۶،علامہ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی"السیرۃ الحلبیہ"مصر،جلد ۲سے دیئے گئے ہیں۔(53)

جبکہ مولانا کاندھلویؒ نےمذکورہ با لا واقعہ کا ذکر نہیں کیا۔دیگر واقعات دونوں مصنفین کے ملتے جلتے ہیں ۔اس سریہ کو پیر کرم شاہؒ نے سریہ ابو عبیدہ بن جراح جبکہ کاندھلوی صاحب نے سریہ ابو عبیدہ بسوئے سیف البحر کا نام دیا ہے۔اس سریہ میں سیرۃالمصطفیٰ میں حوالہ جات البدایہ والنہایہ جلد ۴ سے دیئے گئے ہیں۔(54)

۳۷۔سریہ عینیہ بن حصین،سریہ عینیہ بن حصن فزاری بسوئے بنی تمیم:

یہ سریہ ۹ہجری کو پیش آیا۔اس سریہ کو ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے ۔اس سریہ میں دونوں مصنفین ایک جیسے واقعات بیان کیے ہیں کچھ ایسی باتیں جو پیر صاحب نے لکھی ہیں علامہ کاندھلوی نے ان کا ذکر نہیں کیا وہ یہ ہیں ؛ایک تو پیر صاحب نے اس چشمہ کا نام جس پر بنو کعب رہائش پزیر تھے اس کا نام "ذات الاشطاط"لکھا ہے جبکہ اس کا ذکر کاندھلوی صاحب نے نہیں کیا دوسری بات جو ضیاء النبی کے مصنف نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ بنو تمیم نے جب یہ اموال و صدقات دیکھے تو ان کے منہ میں پانی بھر آیا ۔یہ لوگ طبعاً بڑے خسیس اور کنجوس تھے۔اس سریہ میں حوالہ جات احمد بن زینی دحلان "السیرۃ النبویہ"جلد ۲،"تاریخ الخمیس"جلد ۲سے دیئے گئے ہیں۔(55)

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

جبکہ سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےمذکورہ با لا باتوں کا ذکر نہیں کیا۔دیگر واقعات دونوں مصنفین کے ملتے جلتے ہیں ۔اس سریہ کو پیر کرم شاہؒ نے سریہ عینیہ بن حصین جبکہ کاندھلوی صاحب نے سریہ عینیہ بن حصن فزاری بسوئے بنی تمیم درج کیا ہے۔ اس سریہ میں حوالہ جات روح المعانی جلد ۲۶،زرقانی جلد ۳سے دیئے گئے ہیں۔(56)

۳۸۔سریہ ولید بن عقبہ بن ابی معیطؓ:

یہ سریہ ۹ہجری کو پیش آیا۔ اس سریہ کو ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے ۔ اس سریہ میں دونوں مصنفین نےاپنے اپنے انداز میں لکھا ہے لیکن کچھ باتیں دونوں نے ایک دوسرے سے مختلف لکھیں ہیں۔پیر صاحب لکھتے ہیں کہ بنو مصطلق نے مختلف مساجد تعمیر کر رکھی تھیں دوسری بات لکھتے یں کہ بنو مصطلق نے بیس آدمی صدقہ کے اونٹ اور بھیڑ بکریاں دے کر پیشوائی کے لیے بھیجے۔ولید کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈال دیا اور وہ واپس چلا گیا۔تیسری بات ،حضورﷺ نے حضرت خالد بن ولید کو حالات معلوم کرنے کے لیے بنو مصطلق کی طرف بھیجا۔حضورﷺ نے فرمایا اگر ان کے مسلمان ہونے کے شواہد ملیں تو ٹھیک ورنہ ان کے ساتھ وہ معاملہ
کرنا جو کفار اور مشرکین کے ساتھ کیا جا تا ہے۔اس سریہ میں حوالہ"تاریخ الخمیس"جلد ۲ سے دیا گیا ہے۔(57)

جبکہ سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےمذکورہ با لا باتوں کا ذکر نہیں کیا۔دیگر واقعات دونوں مصنفین کے ملتے جلتے ہیں۔کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں کہ بنو مصطلق کے لوگ ولید بن عقبہ کی خبر سن کر نہایت شاداں و فرحاں ہتھیار لگا کر عسکری شان سے ولید کے استقبال کے لیے نکلے۔ولید کے خاندان اور بنی مصطلق میں عداوت چلی آ رہی تھی۔ولید کو دور سے دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ مقابلہ کے لیے نکلے ہیں۔ولید راستہ ہی سے واپس ہو گئے۔اس سریہ میں حوالہ زرقانی جلد۳سے دیا گیا ہے۔(58)

۳۹۔سریہ قطبہ بن عامرؓ :

یہ سریہ ۹ہجری کو پیش آیا۔ اس سریہ کو ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے ۔جبکہ کاندھلوی صاحب نے بہت ہی مختصر لکھا ہے۔پیر صاحب لکھتے ہیں کہ قبیلہ خشعم مکہ کے گرد و نواح میں "تبالہ" کی سمت میں آباد تھا۔ان بیس مجاہدین کے پاس سواری کے دس اُونٹ تھے۔جس پر وہ باری باری سوار ہوتے تھے۔دونوں فریقوں میں گھمسان کا رن پڑا اور دونوں اطراف سے کثیر تعداد میں لوگ زخمی ہوئے۔اور چند آدمی مقتول ہوئے۔جن میں حضرت قطبہ بھی تھے۔فتح مجاہدین اسلام کو ہوئی۔اس سریہ میں حوالہ "سبل الہدیٰ"جلد ۶سے دیا گیا ہے۔(59)

جبکہ سیرۃالمصطفیٰ ؐکے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نےمذکورہ با لا باتوں کا ذکر نہیں کیا۔نہایتاختصار کے ساتھ اس کو تحریر کیا ہے۔اس سریہ میں حوالہ طبقات ابن سعد جلد ۲سے دیا گیا ہے۔ (60)

۴۰۔سریہ ضحاک بن سفیان الکلابیؓ:

یہ سریہ ۹ہجری کو پیش آیا۔ اس سریہ کو ضیاء النّبی کے مصنف پیرکرم شاہؒ نے بھی بہت اختصارکے ساتھ لکھا ہے ۔ اس سریہ میں دونوں مصنفین نےاپنے اپنے انداز میں لکھا ہے لیکن کچھ

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

باتیں دونوں نے ایک دوسرے سے مختلف لکھیں ہیں۔پیر صاحب لکھتے ہیں کہ حضورﷺ نے ضحاک بن سفیان کی امارت میں قُرطاء کی طرف ایک لشکر روانہ کیا ان کا آمنا سامنا ”زج“ کے مقام پر ہوا جو نجد ایک بستی ہے۔(61)

جبکہ سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول میں بنی کلاب کو دعوت اسلام دینے کی غرض سے آپؐ نے ضحاک بن سفیان کلابی کو روانہ فرمایا ۔ان لوگوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا ۔ان کو اور اسلام کو گالیاں دیں ۔اور مقابلہ پر آمادہ ہو گئے۔با لآخر مجاہدین اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔اس سریہ میں حوالہ طبقات ابن سعد جلد۲سے دیا گیا ہے۔(62)

۴۱۔سریہ علقمہ بن مجزر،سریہ علقمہ بن مجزز مُدلجی بسوئے حبشہ:

یہ سریہ ۹ہجری کو پیش آیا۔ اس سریہ کو ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔جبکہ کاندھلوی صاحب نے مختصر لکھا ہے۔پیر صاحب لکھتے ہیں کہ حبشیوں نے مجاہدین کے خوف سے سمندر میں چھلانگیں لگا دیناور ایک جزیرہ میں جا کر پنہ گزیں ہو گئے ۔حضرت علقمہ اپنے دستے سمیت سمندر کو عبور کرتے ہوئے اس جزیرہ میں پہنچ گئے۔حبشیوں نے لشکر اسلام کو دیکھا تو وہاں سے بھی بھاگ گئے۔حضرت علقمہ ان حبشیوں کو بھگانے کے بعد واپس آ گئے۔اس سریہ میں حوالہ ”زاد المعاد“سے دیا گیا ہے۔(63)

اس سریہ کو پیر کرم شاہؒ نےسریہ علقمہ بن مجزر لکھا ہے جبکہ سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے سریہ علقمہ بن مجزز مُدلجی بسوئے حبشہ لکھاہے۔دونوں مصنفین نے واقعہ ایک ہی طرح کا لکھا ہے۔سیرت مصطفیٰ کے مصنف نے اس سریہ میں حوالہ فتح الباری جلد ۸اور زرقانی جلد ۳ سے دیا ہے۔(64)

۴۲۔سریہ علی بن ابی طالبؓ:

یہ سریہ ۹ہجری کو پیش آیا۔ اس سریہ میں ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے لکھاہے کہ مجاہدین کی تعداد دیڑھ سو تھی۔اور جو تین تلواریں حضرت علیؓ کو اس بُت کے خزانے سے ملیں ان کے نام الرسوب،المخزم اور الیمانیتھے۔حضرت علیؓ نے الرسوب نامی تلوار اپنے لیے چُن لی اور المخذم سرکار دو عالمؐ کی خدمت میں پیش کر دی۔ اس سریہ میں حوالہ” تاریخ الخمیس“جلد ۲سے دیا گیا ہے۔(65)

جبکہ سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس سریہ میں دیڑھ سو یا دو سو مجاہدین کا ذکر کیا ہےاورحضرت علی بُت خانے سے دو تلواریں لوُٹ کر لائے۔جبکہ پیر صاحب نے تین تلواروں کے نام بھی لکھے ہیں۔اس میں حوالہ تاریخ الخمیس جلد ۲سے دیا گیا ہے۔(66)

۴۳۔سریہ عبداللہ بن عوسجہؓ:

ادریس کاندھلویؒ نے اس سریہ کو تحریر کیا ہےلیکن ضیاء النبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے اس سریہ کو تحریر ہی نہیں کیا۔ماہ صفر ۹ ہجری کو آپؐ نے عبداللہ بن عوسجہ کو بنی عمرو بن حارثہ کی طرف دعوت اسلام کی غرض سے ایک دالانامہدے کر روانہ فرمایا۔ان لوگوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور آپؐ کے دالانامہ کو دھو کر ڈول کی تلی میں باندھ دیا ۔عبد اللہ بن عوسجہ نے آکر

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

جب آپؐ کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کی عقل جاتی رہی ۔اُس وقت سے لے کر اِس وقت تک اس قبیلہ کے لوگ احمق اور نادان ہیں۔تقریباً گونگے اور احمق ہیں۔(67)

۴۴۔سریہ خالد بن ولید بسوئے نجران:

یہ سریہ ۱۰ ہجری کو پیش آیا۔ اس سریہ میں پیر کرم شاہؒ نے لکھا ہے کہ مجاہدین کی تعداد چار سوتحریر کی ہےاس کے علاوہ جب حضرت خالد بن ولید مدینہ طیبہ حاضرہوئے تو نجران کا ایک وفد اپنے ہمراہ لائے جو ان کے رؤسا پر مشتمل تھا۔حضورؐ نے ان سے چند استفسارات فرمائے۔ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ زمانہ جہالت میں جب تم کسی کے ساتھ جنگ کیا کرتے تھے تو کس طرح تم ان پر غالب آتے تھے۔انہوں نے عرض کی ،یا رسول اللہ !ہم متحد و متفق ہو کر دشمن کے ساتھ نبرد آزما ہواکرتے اور کسی پر پہلے ظلم نہیں کرتے تھے۔حضورؐ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو۔اس میں حوالہ محمد رضا"محمد رسول اللہ"صفحہ۳۴۳سے دیا گیا ہے۔(68)

جبکہ سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس سریہ میں مذکورہ بالا باتوں کا ذکر نہیں کیاواقعہ دونوں مصنفین نے ایک جیسا تحریر کیا ہے ۔اس میں حوالہ سیرت ابن ہشام جلد ۴سے دیا گیا ہے۔(69)

۴۵۔سریہ علی کرم اللہ وجہہ بسوئے یمن :

یہ سریہ ۱۰ہجری کو پیش آیا۔ اس سریہ میں ضیاء النّبی کے مصنف پیر کرم شاہؒ نے لکھا ہے کہ بنی مذحج قبیلہ کا ایک آدمی میدان میں نکلااور مسلمانوں کو دعوت مبارزت دیا ان کے مقابلہ کے لیے اسود بن خزاعی نکلے اور اسے للکارا۔اسود نے اس مذحجی کو قتل کر دیا۔اس کے بعد مذحج قبیلے کے بیس جوانوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔اس میں حوالہ محمد رضا"محمد رسول اللہ"صفحہ۳۴۷،ابن کثیر"السیرۃالنبویہ"جلد ۴سے دیا گیا ہے۔(70)

جبکہ سیرۃالمصطفیٰ کے مصنف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس سریہ میں مذکورہ بالا باتوں کا ذکر نہیں کیااور جن باتوں کا ذکر پیر صاحب نے نہیں کیا ان کا کاندھلوی صاحب نے کیاہے ،لکھتے ہیں کہ حضرت علی کے سر پر عمامہ باندھا جس کے تین پیچ تھےعمامہ کا ایک کنارہ بقدر ایک ہاتھ کے سامنے لٹکایا۔اس میں حوالہ زرقانی جلد ۳ سے دیا گیا ہے۔(71)

خلاصۃ البحث:

مضمون ہذا میں دونوں فاضل مصنفین کی کتبِ سیرت کا مطالعہ کرنے کے بعد سرایا کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔چند باتیں ان سرایا میں ایسی ہیں جن کا پیر صاحب نے ذکر کیا مگر کاندھلوی صاحب نے ذکر نہیں کیا۔ اس کے بر عکس چند باتیں ایسی ہیں جن کا ذکر کاندھلوی صاحب نے کیا لیکن پیر صاحب نے نہیں کیا ۔اس مضمون میں ایسی ہی باتوں کی نشاندہی کرنے کی گئی ہے۔

اس تقابلی جائزے کے بعد ہم اس نتیجے پہ پہنچے ہیں کہ دونوں مصنفین نے اپنے تئیں زیادہ سے زیادہ کوشش کی ہے کہ وہ ابتدائی مصادر سے استفادہ کرتے ہوئے موضوع کو زیادہ سے زیادہ مدلل بنانے کی کوشش کریں۔ تاہم اس کوشش میں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ صاحب نے زیادہ ابتدائی مصادر سے استفادہ کیا ہے، جبکہ پیر کرم شاہ الازہریؒ نے کچھ غیر معروف کتب سے بھی استفادہ کیا ہے ، بلکہ انہوں نے تو چند ایسی کتب کا حوالہ بھی دیا ہے جن کے مصنفین عام طور پر متنازعہ تصور کیے جاتےہیں۔ لیکن مجموعی طور پر پیر صاحب نے تفصیلی انداز میں غزوات و سرایا کو بیان کیا ہے۔ جبکہ مولانا کاندھلوی نے نسبتاً مختصر اندازِ بیان اختیار کرنے کو ترجیح دی ہے۔

حوالہ جات

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

1- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۳ / ۲۶۲۔۲۶۴۔
2-کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۴۵۔
3- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۳ / ۲۶۴۔۲۶۵۔
4-کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ /۴۵۔۴۶۔
5- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۳ / ۲۶۵۔۲۶۶۔
6-کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۴۶۔
7- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۳ /۲۷۴۔۲۷۷۔
8-کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۵۰۔۵۵۔
9- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۳ / ۴۳۵۔
10-ایضاً ، ۳ / ۴۵۱۔۴۵۲۔
11-کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۱۸۲۔
12- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۳ / ۵۷۹۔۵۸۰۔
13-کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۲۵۷۔
14-ایضاً ، ۲ / ۲۵۷۔۲۵۸۔
15-ایضاً ، ۲ /۲۶۷۔۲۷۰۔
16- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۱۱۰۔۱۱۲۔
17-کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۳۳۳۔۳۳۷۔
18-ایضاً، ۲ /۳۳۹۔
19-ایضاً، ۲ /۳۳۹۔
20-پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۱۱۳۔
21-ایضاً، ۴ /۱۱۳۔۱۱۴۔
22-ایضاً ، ۴ /۱۱۴۔
23-کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۳۴۰
24-ایضاً، ۲ / ۳۴۲۔
25-پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ /۱۱۴۔۱۱۷۔
26-کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۳۴۲۔۳۴۴۔
27- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۱۱۷۔
28- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۳۴۰۔
29- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۱۱۷۔
30- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۳۴۱۔
31-ایضاً ، ۲ /۳۴۱۔۳۴۲۔
32- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۱۱۷۔۱۱۸۔
33- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۳۴۶۔۳۴۷۔
34- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۱۱۹۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

35- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۳۴۴۔
36- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۱۲۰۔۱۲۱۔
37- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۳۴۵۔
38-ایضاً ، ۲ /۳۴۹۔۳۴۷۔
39-ایضاً ، ۲ / ۳۴۵۔
40- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۳۲۴۔۳۲۳۔
41-ایضاً ،۴ / ۳۲۴۔
42-ایضاً ،۴ / ۳۲۴۔
43- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۳۴۵۔
44- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی،۴ / ۳۲۵۔
45-ایضاً ،۴ / ۳۲۶۔
46-کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۴۵۰۔۴۴۹۔
47- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ،۴ / ۳۲۷۔۳۲۶۔
48-ایضاً ،۴ / ۳۲۸۔۳۲۷۔
49-ایضاً ،۴۳ / ۳۲۹۔
50-ایضاً ،۴ / ۳۳۱۔
51-ایضاً ،۴ / ۳۸۷۔۳۸۶۔
52- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ،۲ / ۴۶۷۔۴۶۶۔
53- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۳۹۰۔۳۸۹۔
54- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۲ / ۴۶۸۔
55- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۵۶۶۔
56- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ ۳، / ۷۴۔
57- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۵۷۰۔
58- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ،۳ / ۷۸۔
59- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۵۷۱۔
60- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۳ / ۸۰۔
61- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۵۷۱۔
62- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۳ / ۸۰۔
63- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۵۷۲۔
64- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۳ / ۸۰۔
65- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۵۷۴۔
66- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۳ / ۸۱۔
67- کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ،۳ / ۷۹۔
68- پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۷۳۱۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp:179-195
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

69. کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ، ۳ / ۱۴۳۔
70. پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاءالنبی ، ۴ / ۷۳۸۔
71. کاندھلوی، محمد ادریس ،مولانا ،سیرۃ المصطفیٰ،۳ / ۱۴۷۔